مدیر

مفکر اسلام حضرت مولانا علی میاںؒ کے نام مدیر الحق کا نا تمام مکتوب

درج ذیل ادھورا مکتوب مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی خدمت میں راقم نے 22/12/99 کو لکھا تھا جسے یکم جنوری بروز ہفتہ پوسٹ کرانا تھا لیکن حضرتؒ کا بروز جمعہ وصال ہو گیا۔ دست بید اداجل کی ستم ظریفی کی بدولت اسکو پوسٹ کرانے کی نوبت ہی نہ آسکی۔ خونِ دل، خونِ جگر خون شوق اور خونِ تمنا کا یہ نا تمام مکتوب جو منزل مطلوب اور دیارِ محبوب تک پہنچ نہ سکا۔ اب سوچتا ہوں کہ اپنے کشتہ افکار و خیالات اور سوختہ جذبات کو کس کے حضور پیش کروں...... ؟ بس فقط خاطرِ پریشاں کی تسلی کیلئے اور "من قاش فروشِ دل صد پارہ خویشم" کے مصداق اسے شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

وَانِ اَنَالم اَفزبمر ادسَعیی فکَم مِن حَسرۃٍ تحت التراب (راشد سمیع)

محترم المقام جناب عالی قدر مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ و بعلومہ۔

السلام علیکم! امید ہے مزاج اقدس بخیر ہونگے۔ عرصہ دراز سے راقم کی یہ دیرینہ آرزو رہی کہ آنجناب کے حضور خط لکھوں۔ لیکن ایک طرف آپکی عظمتِ شان، عبقریت اور ہشت پہلو شخصیت جبکہ دوسری جانب ایک بے مایہ طفل مکتب کے مابین فرق مراتب کی بنا پر ہمیشہ راقم نے خط لکھنے کی جسارت کو ایک طرح کی بے ادبی کے مترادف جانا۔ اور ہمیشہ یہ خیال دامن گیر رہا کہ

ع کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ

پھر جب آنجناب ۱۹۹۸ء میں رابطہ ادب اسلامی پاکستان کے اجلاس میں شرکت کیلئے مختصر دورے پر لاہور تشریف لائے تھے۔ تو اس موقع پر نالائق راقم السطور کو آنجناب کی معیت اور قدموں میں پانچ دن تک رہنے کا نادر موقع اللہ نے فراہم کیا۔ اب تک دل و دماغ آپکی شخصیت، ملاقات، خطابات، مواعظ کے سننے اور دیگر خوشگوار یادوں کی تسنیم و کوثر سے معطر و منور ہیں۔

بہر تسکین دل میں رکھ لی ہے غنیمت جان کر جو بوقت ناز کچھ جنبش ترے ابرو میں تھی

اس موقع پر ہم جیسے بے مایہ تشنہ گانِ علم نے علم و فضل اور شفقت و محبت کے بحر زخار سے خوب خوب کسب فیض کیا۔ آنجناب سے حضرت والد صاحب مولانا سمیع الحق مدظلہ (مہتمم و مدیر اعلیٰ ماہنامہ 'الحق' دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) نے جامعہ اشرفیہ میں میری تفصیلی ملاقات کرائی تھی۔ میں نے دوران ملاقات اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ آنجناب کے حضور کبھی کبھی چند سطور لکھا کروں گا تاکہ اپنی عقیدت و محبت اور دلی وار فتگی کی تسکین کر سکوں۔ آنجناب نے فرمایا تھا کہ ضرور خط لکھا کریں، مجھے خوشی ہوگی اور میں جواب بھی دیا کرونگا۔ لیکن پھر راقم لاہور کے اجلاس کے بعد جامعۃ الازہر قاہرہ تحصیل علم کیلئے چلا گیا اسلیئے خط نہ لکھ سکا۔ لیکن ماہنامہ 'الحق' اور روزنامہ 'جنگ' میں آپکی آمد رابطہ ادب اسلامی کے اجلاسوں کی کاروائی اور خصوصاً آپکے ساتھ بیتے ہوئے پانچ روز کی مفصل روداد لکھی۔ امید ہے وہ اوراقِ پریشاں (شمارے) آنجناب کی نظر سے گزرے ہونگے۔ کچھ عرصہ قبل آنجناب کی بیماری نے اس ناکارہ کو انتہائی پریشانی اور تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔ امید ہے کہ آنجناب کے مزاج اقدس پہلے سے بہتر ہونگے۔ میں نے اسی دوران گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں الحق کے شمارہ اپریل' مئی ۹۹ء میں آپکی بیماری پر عیادت اور صحت یابی کیلئے چند سطور سپرد قلم کئے تھے۔ پھر بعد میں برادرم مولانا محمود الحسن حسنی کے تفصیلی خط کے ذریعے آپکی صحتیابی کے بارے میں آگاہی ہوئی اور یہ خوشخبری بھی پڑھی کہ آنجناب نے اس نالائق کے اس شذرہ کو پسند بھی فرمایا میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا قابل رشک اعزاز ہو سکتا ہے۔ ؎ دل میں سما گئی ہیں قیامت کی شوخیاں دو چار دن رہا تھا کسی کی نگاہ میں

آنجناب کی عظمت کا معترف تو پورا عالم انسانیت ہے۔ لیکن میرے لئے آنجناب کی شخصیت اور ذات مبارک ایک زندہ جاوید آئیڈیل کی حیثیت رکھتی ہے۔ میری زندگی کی بڑی خواہش یہ رہی ہے کہ آنجناب کے پاس رائے بریلی میں شرفِ استفادہ اور کسبِ فیض کیلئے حاضر ہو سکوں۔ تاکہ اپنی کم علمی' خامیوں اور نفس کی اصلاح ہو سکے۔ بہر حال میرا دل ہر وقت آپکی یاد اور آپکے افکار سے منور رہتا ہے۔ میرے لئے خصوصی اوقات میں دعا فرمائیں۔ کہ لوح و قلم اور صحافت کی وادیوں میں راقم ایک ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے اسلام کی سچی خدمت کر سکے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سچ اور صحیح لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ راقم السطور کا ارادہ ہے کہ ماہنامہ الحق بھی نئی صدی کی تیاریوں میں اپنا کردار ادا کر سکے اور اس سلسلے میں ہم نے ایک خصوصی اشاعت کا ارادہ کیا ہے اسکا عنوان "اکیسویں صدی کے چیلنجز اور عالم اسلام' نمبر ہوگا .... (ناتمام)